باسمہ تعالیٰ

11/23

13409 / 97

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں ۔

مغرب کی اذان بعد نماز میں پانچ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے ۔ اس کا کرنا درست ہے ؟ یا کم زیادہ مقدار ہونی چاہیئے اس کے بارے میں مع الدلائل رہنمائی فرمادیں

والسلام

سائل : محمد احسان (متعلم دار العلوم کراچی)

فون : 0333-6826891

دار الافتاء
نمبر 05/1396
مورخہ
جامعہ دار العلوم کراچی

مولانا محمد یٰسین (امام خطیب)

جامع مسجد حبیب ہومز ہیکو روڈ لاہور

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

اذان مغرب اور جماعت کے درمیان وقفہ کرنے کے تین درجات ہیں:

ایک درجہ یہ ہے کہ اذان واقامت کے درمیان دو رکعت سے کم وقفہ ہو، یہ بلا کراہت جائز ہے۔

دوسرا درجہ یہ کہ دو رکعتوں کے برابر یا اس سے زیادہ مگر ستاروں کے ظاہر ہونے سے پہلے تک وقفہ ہو، یہ وقفہ شرح منیہ کی تحقیق پر مباح اور بعض اقوال پر مکروہ تنزیہی یعنی خلاف اولیٰ ہے۔

تیسرا درجہ یہ ہے کہ اس قدر تاخیر کی جائے کہ ستارے ظاہر ہو جائیں، ایسی تاخیر مکروہ تحریمی یعنی ناجائز ہے۔

(مأخذہ امداد الفتاویٰ ج ۱ ص ۱۰۴، سوال نمبر ۱۷۵)

اور ایک انسان اگر اطمینان اور سکون قلب کے ساتھ نماز پڑھے گا تو دو رکعتوں کے لئے کم وبیش تین منٹ درکار ہونگے لہذا اذان مغرب کے بعد تین یا اس سے زائد مثلاً پانچ منٹ کا وقفہ دینا دوسرے درجہ میں داخل ہونے کی وجہ سے خلاف اولیٰ ہے البتہ ایک دو منٹ تک وقفہ دینا پہلے درجہ میں داخل ہونے کی وجہ سے بلا کراہت جائز ہے۔

فی الدر المختار (ج ۱ ص ۳۶۹)

(و) أخر (المغرب الی اشتباك النجوم) ای كثرتها (كره) ای التاخير لا الفعل لانه مامور به (تحريما) الا بعذر كسفر وكونه على اكل الخ

(والمستحب) ...... تعجيل (المغرب مطلقا) وتاخيره قدر ركعتين يكره تنزيها، ...... وحكم كالصلاة تعجيلا وتاخيرا ......

وفی الشامية

(قوله يكره تنزيها) افاد ان المراد بالتعجيل ان لا يفصل بين الاذان والاقامة بغير جلسة او سكتة على الخلاف، وان ما فی القنية من استثناء التاخير القليل محمول على ما دون الركعتين وان الزائد على القليل الى اشتباك النجوم مكروه تنزيها، وما بعده تحريما الا بعذر، قال فی شرح المنية: والذی اقتضته الاخبار كراهة التاخير الى ظهور النجم وما قبله مسكوت عنه فهو على الاباحة وان كان المستحب التعجيل اه، ونحوه ما قدمناه عن الحلية وما فی النهر من ان ما فی الحلية مبنی على الخلاف الاصح :ای المذكور فی المبتغی بقوله يكره تاخير المغرب فی رواية، وفی اخرى :لا، مالم يغب الشفق،

Scanned by CamScanner

والاصح الاول الا لعذر اه فيه نظر لان الظاهر ان المراد بالاصح التاخير الى ظهور النجم او الى غيبوبة الشفق، فلا ينافى انه الى ما قبل ذلك مكروه تنزيها لترك المستحب وهو التعجيل ـ

والله سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۳/ذی الحجہ ۱۴۳۲ھ

۳۱/اکتوبر ۲۰۱۱ء

دار الافتاء

فتویٰ نمبر ۵۴/۱۳۹۶

مورخہ ۳/۱۲/۱۴۳۲ھ

۳۱/۱۰/۲۰۱۱

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفراللہ لہ

۳/۱۲/۱۴۳۲ھ

مفتی